© rasailojaraid.com

گیا لہ امتداد زمانہ کے باوجود وہ چشمہ آب حیات تاہنوز جاری ہے۔ اور پوری دنیا میں اس متبرک چشمہ کا پانی پہنچ رہا ہے۔ جب یہ لڑکا چلنے پھرنے کی عمر میں آیا تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا امتحان ہوا۔ اور خداوند قدوس کی طرف سے حکم ہوا کہ اس عزیز بچہ کو ہمارے نام پر ذبح کر دو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بغیر کسی تردد اور تاخیر کے اس حکم پر عمل پیرا ہونے کا ارادہ کیا۔ خداوند قدوس نے خود ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

"پھر جب ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل دونوں اللہ کے آگے جھک گئے۔ اور ابراہیم نے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے ماتھے کے بل گرایا تو ہم نے پکارا۔ اے ابراہیم بس کرو۔ تم نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ ہم ایسا ہی نیک بندوں کو ان کے ایثار نفس اور فدویت نفس و جان کا بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک یہ ایک نہایت کھلی ہوئی یعنی ظاہری آزمائش ہے۔ اور ذبح اسماعیل کے فدیہ میں ہم نے ایک بہت بڑی قربانی دے دی۔ اور تمام آنے والی امتوں میں اس واقعہ عظیمہ کے ذکر کو قائم کر دیا۔ بس سلام ہو راہ الٰہی میں ایسی قربانی کرنے والے ابراہیم خلیل پر"

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرزند جلیل حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی راہ خدا میں اسی وارفتگی کو خداوند قدوس نے خلعت قبولیت سے اسی طرح نوازا کہ آپ کو خلیل اللہ کا معزز لقب عطا ہوا۔ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ کا۔

خداوند قدوس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس عظیم قربانی کو اس طرح قبول فرمایا کہ تاہنوز خدا کی راہ میں قربانی کی یہ سنت جاری ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ قبل مسیح دو ہزار تین سو برس ہے۔ اور زمانہ کی یہ طویل مدت قربانی کی اس سنت پر اثر انداز نہیں ہو سکی۔

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے قربانی کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "یہ تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے"۔

نرخنامہ اشتہارات نقیب ختم نبوت

ٹائیٹل کا آخری صفحہ سالم	۲۰۰۰/= روپے
ٹائیٹل کا دوسرا اور تیسرا صفحہ	۱۰۰۰/= روپے
عام صفحہ (سالم)	۶۰۰/= روپے
عام صفحہ (۱/۲)	۳۰۰/= روپے
عام صفحہ (۱/۴)	۲۰۰/= روپے

مستقل معاونین کے لئے خصوصی رعایت

سرکولیشن منیجر ماہنامہ نقیبِ ختم نبوت دارِ بنی ہاشم ملتان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حکیم محمود احمد ظفر سیالکوٹی

جنت میں لے جانے والے کام

۱۶۔ اس سلسلہ میں ایک اور عمل ایسا ہے جو انسان میں جنت کے داخلہ کا ضامن ہے۔ اور وہ مسجد کی صفائی اور مسجد سے کوڑا کباڑ نکال دینا۔ اس سلسلہ میں سیدنا ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک ایسی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی۔ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسجد میں موجود نہ پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھے اس کے بارہ میں اطلاع کیوں نہ دی؟ پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قبر پر آئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ (ابن ماجہ جلد ۱ ص ۴۸۹ باب ماجاء فی الصلاۃ علی القبر)

اس سلسلہ میں ایک اور روایت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے مسجد سے کوڑا کباڑ نکالا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنائیں گے۔ (ابن ماجہ جلد ا ص ۲۵۰)

۱۷۔ ایک خصلت جو انسان کے لیے جنت میں داخلہ کا باعث نتیجہ ہے وہ دو آدمیوں کے درمیان عدل و انصاف کرنا ہے۔ یعنی دو آدمیوں کو آپس میں جھگڑتے دیکھے تو ان کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ کرے اور ان کے اس جھگڑا کو ختم کرا دے۔ قرآن حکیم یں اس اصلاح بین الناس کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (النساء: ۱۱۴) پھر سورہ حجرات ایک ۹، ۱۰ میں تو صاف طور پر اس کا حکم دیا کہ اگر مسلمانوں کے دو فریق آپ سی لڑ پڑیں تو ان میں ملاپ کرا دو۔ پھر اگر ان میں سے ایک فریق دوسرے پر چڑھا چلا جائے تو سب اس چڑھائی والے سے یہاں تک لڑو کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پھر آئے۔ پھر اگر وہ پھر آیا تو ان میں برابر ملاپ کرا دو اور انصاف کرو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔ مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔ سو اپنی دو بھائیوں میں ملاپ کرا دو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ تم پر رحم ہو۔ (الحجرات ۹-۱۰)

۱۸۔ وہ خصائل جو انسان کو جنت میں لے جاتے ہیں ان میں سے ایک خصلت یہ ہے کہ آدمی خرید و فرخت میں سہولت اور نرمی برتے۔ فروخت میں سہولت یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خریدنے والے سے ترش روئی سے بات نہ کرے اور مال کے دام بہت زیادہ نہ بڑھائے اور معقول نفع پر قناعت کرے۔ اور بات سچی کرے اور مال کی حقیقت سے اس کو آشکارا کر دے اور خریداری کی مجبور سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو بخاری جلد ۱ ص ۲۷۸)

خریدنے میں سہولت یہ ہے کہ فروخت کرنے والے پر قیمت کم کرنے پر بہت زیادہ زور نہ دے اور اس کو اس بات پر مجبور نہ کرے کہ وہ قسم کھائے کہ مال کی اتنی اتنی قیمت ہے۔ اور جس مال کو وہ خریدنا چاہتا ہے اس کو دیکھ لے اور اس کے براہ میں اطمینان حاصل کر لے۔ بعض خریداروں کی یہ عادت ہوتی ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ وہ فروخت کرنے والے کو تنگ کرنا ضروری خیال کرتے ہیں۔ اور وہ فروخت کرنے پر غلط الزامات لگاتے ہیں کہ تمہارے سے تو بہت زیادہ ہیں اور فلاں دوکان پر تو یہ مال اتنے میں ملتا ہے وغیرہ وغیرہ بلکہ بعض دفعہ تو خریدار کا مقصد تو خریدنا نہیں ہوتا بلکہ فروخت کنندہ کو تنگ کرنا ہوتا ہے۔

۱۹۔ ایک خصلت یہ ہے کہ قرضہ دینے اور وصول کرنے میں نرمی برتی جائے۔ قرضہ ادا کرنے کی عمدگی یہ ہے کہ قرض کو وقت مقررہ پر واپس کر دینا چاہیے اور قرضہ واپس کرنے پر قادر ہو تو تاخیر کرنا حرام ہے۔ چنانچہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مال دار آدمی قرض واپس کرنے میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ (کشف الاستار جلد ۲ ص ۱۰۰ باب مطل الغنی ظلم مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۱۳۱) اور ظلم قیامت میں تاریکی کا ذریعہ ہوگا۔

اور جب قرض دار وقت مقررہ پر قرضہ واپس لوٹائے تو قرض دار کو قرض خواہ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے اور کے لئے دعا کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ اس نے اس کی حالت پوری کی۔ قرض واپس طلب کرنے میں نرمی یہ ہے کہ قرض خواہ اپنا قرضہ نرمیو پیار سے واپس مانگے۔ سختی اور درشتی اختیار نہ کرے اور قرض دار کو لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ کرے۔ ہاں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ قرض دار استطاعت ہونے کے باوجود ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے تو پھر قرض خواہ کو سختی کا حق ہے، اس لیے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صاحب حق کو کہنے کا حق ہوتا ہے۔ (مسلم جلد ۳ ص ۱۲۲۵) اور ایک روایت میں ہے کہ صاحب حیثیت کا ٹال مٹول کرنا اس کی آبرو کو حلال کر دیتا ہے۔ اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے پر رحم فرمائے جو بیچے تو نرمی کے ساتھ اور خریدے تو نرمی کے ساتھ اور قرض وصول کرے تو نرمی کے ساتھ (ابن ماجہ جلد ۲ ص ۲۴۷، بخاری جلد ۱ ص ۲۷۸)

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو جنت میں داخل فرمادیا جو خریدنے بیچنے، قرضہ وصول کرتے اور قرضہ ادا کرتے وقت نرمیاختیار کرتا تھا۔ (مسند احمد جلد ۱ ص ۶۸) اور سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اک شخص قرضہ ادا کرتے وقت اور قرضہ وصول کرتے وقت اپنی نرم مزاجی کی وجہ سے جنت میں داخل ہوا۔ (مسند احمد جلد ۲ ص ۲۱۰)

لیکن اگر مقروض تنگ دست ہو تو اس کو اس وقت تک مہلت دینا جسمیں وہ ادا کرنے پر قادر ہو، ضروری ہے، چنانچہ قرآن حکیم میں ہے۔

وان کان ذوعسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ (البقرہ: ۲۰) اور تنگ دست ہے تو مہلت دینی چاہیے سہولت ہونے تک

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خود یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلے کی امت میں ایک شخص کے پاس روح قبض کرنے والا فرشتہ آیا اور اسے کہا گیا کہ کیا تم نے کوئی اچھا کام کیا ہے؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں ہے۔ اس سے یہ کہا گیا کہ خوب غور و فکر کر لو۔ وہ کہنے

© rasailojaraid.com